اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۲۸ | ۳۱ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ش | ۲۸ رمضان ۱۳۵۹ ھ | ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۰ ء | نمبر ۲۴۸

کیا مولوی محمد علی صاحب اعتراضات کے جواب خندہ پیشانی دیا کرتے ہیں؟

"پیغام صلح" نے "آزادی ضمیر اور آزادی رائے" کا سوال اٹھا کر اور اس کی یہ تشریح کر کے کہ "خلفائے راشدین پر بھی ہر ایک مسلمان کو اعتراض کا حق حاصل تھا۔ مستند تاریخی واقعات شاہد ہیں۔ کہ لوگوں نے مجمع عام میں حضرت عمرؓ پر اعتراضات کئے۔ انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے ان کا جواب دیا۔ اسلام آزادی رائے۔ اور آزادی ضمیر کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اور یہ چیز اسلامی روایات کی گویا جان ہے" ہمیں یہ دریافت کرنے کا حق دے دیا۔ کہ کیا غیر مبایعین خود اس آزادی رائے کے حق سے مستفیض ہیں۔ یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو پہلے خود یہ حق حاصل کریں۔ اور اگر ہیں۔ تو براہ مہربانی ایسی فہرست ان اعتراضات کی پیش کی جائے۔ جو آج تک مولوی محمد علی صاحب پر کئے گئے۔ اور بتایا جائے۔ کہ وہ اعتراضات کب اور کس مجلس میں پیش کئے گئے۔ اور مولوی صاحب نے بخندہ پیشانی ان کے کیا جواب دیئے۔

اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اپنی جو پوزیشن سمجھتے ہیں۔ یا ان کی پارٹی نے جو منصب انہیں دے رکھا ہے۔ اس کے لحاظ سے خلفاء اسلام کے ساتھ انہیں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ اور جب "پیغام صلح" کے نزدیک خلفاء اسلام پر اعتراض کرنے کا حق ہر مسلمان کو تھا۔ اور وہ بھری مجلسوں میں خلفاء پر اعتراض کرتے رہتے تھے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب سے آج تک کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہوئی ہو۔ جو قابل اعتراض ہو۔ اور پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس پر اعتراض نہ کیا گیا ہو۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے ہنستے مسکراتے اس کا جواب نہ دیا ہو۔

مگر بار بار مطالبہ کرنے اور یاد دلانے کے باوجود "پیغام صلح" نے آج تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور بالکل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا جو ادعا اس نے کیا تھا وہ غیر مبایعین کو بھی نصیب نہیں ہے۔ اور نہ مولوی محمد علی صاحب کے عمل سے اس کا کوئی ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے۔ جب خود غیر مبایعین کی یہ حالت ہے۔ تو "پیغام صلح" کا جماعت احمدیہ پر اس کے متعلق زبان طعن دراز کرنا حد درجہ کی بے ہودگی ہے۔

"پیغام صلح" نے تو اس بارے میں چپ سادھ کر ثابت کر دیا۔ کہ اسے اپنی غلطی پر ندامت کا احساس ہو چکا ہے لیکن اب مولوی محمد علی صاحب جو پہلے "پیغام صلح" کے پس پشت بول رہے تھے۔ خود سامنے آ گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو ۲۱ اکتوبر کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ کہا:-

"حضرت عمرؓ کا واقعہ لے لیجئے مسجد کے اندر خطبہ کے لئے کھڑے ہیں۔ ایک شخص اٹھ کر کہتا ہے۔ کہ خطبہ بعد میں دینا۔ پہلے یہ تو بتاؤ۔ کہ یہ لمبا کرتا تم نے کہاں سے بنوایا ہے۔ تمہارا قد لمبا ہے مال غنیمت کی جو چادریں تقسیم ہوئی تھیں اور ہر ایک کے حصہ میں صرف ایک چادر آئی تھی۔ اس سے تو یہ کرتا تیار نہیں ہو سکتا۔ اعتراض غلط تھا۔ لیکن اس کے باوجود حضرت عمرؓ نے معترض پر لعنت نہیں کی۔ بلکہ جواب دیا۔ صفائی پیش کی۔ اپنے لڑکے عبد اللہ کو کہا۔ کہ اصل حال بتاؤ۔ انہوں نے بتایا۔ کہ میں نے اپنے حصہ کی چادر بھی اپنے والد کو دے دی تھی۔ ان کی اور میری چادر سے مل کر یہ کرتا بنا ہے۔ اب کہا جاتا ہے کہ یہ معترض کوئی بدوی تھا۔ تو اس سے معلوم ہوا۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ آدمی پر اعتراض کر سکتا ہے۔ اگر ایک بدوی کر سکتا ہے تو ایک عالم یقیناً کر سکتا ہے۔ غرضیکہ صلحاء کا تو طریق یہ رہا ہے کہ کوئی جھوٹا اعتراض بھی کرے۔ تو وہ جواب دیتے"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ "پیغام صلح" نے آزادی ضمیر کے متعلق جو ادعاء کیا تھا۔ وہ دراصل مولوی محمد علی صاحب کے سکھائے پڑھائے ہی کیا تھا۔ مگر جب ہم نے اسے اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھنے کے لئے کہا۔ اور اسے حقیقت نظر آ گئی۔ تو وہ اپنے ضمیر کو اور زیادہ کچلنے کے لئے تیار نہ ہو سکا۔ اس پر جناب مولوی صاحب موصوف کو بذات خود میدان میں آنا پڑا۔ اور اب جبکہ اس موضوع پر وہ خود بول رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہماری گزارش پر ضرور توجہ کریں گے جو یہ ہے۔ کہ جب ان کے نزدیک حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر انسان پر مجمع عام میں اعتراض کرنا۔ اور جھوٹے اعتراض کرنا اسلامی آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا ثبوت ہے۔ اور نہایت پسندیدہ فعل۔ اور اس کی بنا پر وہ یہ استدلال کر رہے ہیں۔ کہ "اس سے معلوم ہوا۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ آدمی پر اعتراض کر سکتا ہے"

تو براہ مہربانی اتنا فرما دیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو کس قدر "اعلیٰ آدمی" سمجھتے ہیں۔ کیا اتنا اعلےٰ کہ جس پر کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر اتنا نہیں بلکہ اس قدر کہ ان پر بھی اعتراض کئے جا سکتے ہیں۔ تو بھی یہ بتا دیں۔ کہ آج تک ان کی پارٹی کے کس قدر لوگوں نے مجمع عام میں ان پر کیا کیا اعتراض کئے۔ اور انہوں نے بخندہ پیشانی ان کے کیا جواب دیئے۔ اگر اس قسم کا کوئی ایک موقعہ بھی وہ پیش نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس کے خلاف ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ ان پر اعتراض کرنے والوں کے ساتھ اعتراض کرنے سے پہلے ہی بہت برا سلوک کیا گیا۔ اور ان کی خندہ پیشانی اس قدر تنگ ہو گئی۔ کہ منصب امارت سے استعفیٰ تک دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ تو غور فرمایئے اس قسم کی باتیں ان کے مونہہ سے کیونکر زیب دیتی ہیں۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ ملک محمد امین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے جب ایک دفعہ جمعہ کے مجمع میں ان کے متعلق کچھ کہنا چاہا۔ تو انہیں جبراً خاموش کرا دیا گیا۔ جس پر انہیں ایک ٹریکٹ شائع کر کے اس میں یہ لکھنا پڑا۔ کہ

"پچھلے جمعہ مجھ کو ایسے بزرگ نے روکنے کی کوشش کی۔ جو شریعت اور آداب مجلس سے خوب واقف ہیں۔ اور جن سے ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مثالیں آئے دن سنتے رہتے ہیں۔ جب میں نے سامعین سے اجازت لے لی تھی۔ اور سب کے سب لوگ مجھ کو سننے کے لئے تیار تھے۔ تو کیا بہتر نہ ہوتا۔ کہ مجھ کو سن لیا جاتا۔ اور اختلاف پر میری تردید کر دی جاتی۔ یا قبل اس کے کہ میں شروع ہی کرتا مجھ سے مشورہ کر لیتے۔ کہ بات کو ملتوی کر دیا جائے۔ لیکن تقریر کے دوران میں مجھ کو جبراً خاموش کرنے کی کوشش کی گئی جو کسی طرح بھی جائز نہ تھا۔"

جناب مولوی صاحب! اب آپ ہی فرمایئے اگر ایک طرف اس واقعہ کو رکھا جائے۔ اور دوسری طرف ان الفاظ کو جن میں آپ نے حضرت عمرؓ کی مثال پیش کی ہے۔ اور نتیجہ یہ نکالا ہے۔ کہ "عملی کا تو طریق یہ رہا ہے۔ کہ کوئی چھوٹا اعتراض بھی کرے تو وہ جواب دیتے۔" تو آپ کے متعلق کیا رائے قائم کی جائے گی۔ ذرا اتنا تو فرمایئے اس وقت آپ نے کیوں جواب نہ دیا۔ کیوں اپنی صفائی پیش نہ کی۔ کیوں اصل حال نہ بتایا۔ جبکہ معترض کوئی بدوی نہ تھا۔ بلکہ اعلےٰ تعلیم یافتہ تھا۔ اسے تو بقول آپ کے آپ پر اعتراض کرنے کا پورا پورا حق حاصل تھا۔ اور آپ کا فرض تھا۔ کہ جواب دیتے۔ خواہ اعتراض غلط ہی ہوتا۔ مگر آپ نے یہ کیا کیا۔ کہ اسے جبراً خاموش کرا دیا۔

جناب مولوی صاحب دوسروں پر طعن و تشنیع کر لینا بہت آسان ہے۔ پرانی روایات سے من مانے استدلال کر لینا بھی خوف خدا نہ رکھنے والوں کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ مگر ایسی باتوں کے مطابق اپنا عمل پیش کرنا بہت مشکل ہے۔ اور اسی مشکل نے آپ کو اس حد تک پہونچایا ہے کہ آپ کہتے کچھ ہیں مگر کرتے سراسر اس کے خلاف ہیں۔

مولوی صاحب نے زور تقریر میں یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ پر اعتراض کرنے والا کوئی بدوی تھا۔ گویا اعتراض کرنے والے کو ہم اس لئے بدوی کہہ رہے ہیں۔ کہ اس کے اعتراض کو لغو قرار دیں۔ حالانکہ خود "پیغام" نے اسے بدوی بتایا ہے۔ چنانچہ وہ لکھ چکا ہے۔ کہ "حضرت عمر کے کرتے پر مجمع عام میں ایک بدوی نے اعتراض کیا۔" باقی رہا اس سے یہ استدلال کہ "اگر ایک بدوی اعتراض کر سکتا ہے۔ تو ایک عالم یقیناً کر سکتا ہے۔" ایسا بودا اور مضحکہ خیز ہے۔ کہ کوئی آنکھیں بند کر کے ہی اسے پیش کر سکتا ہے۔ ایک انسان کو اپنا ہادی اور راہ نما قرار دے لینے کے بعد اس پر اعتراض کرنا کسی جاہل اور نادان کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ نہ کہ عالم اور واقف دین کا۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اعلےٰ پایہ کے صحابہ کرام میں سے کسی کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ جس نے کسی وقت اور کسی موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا خلفاء راشدین پر مجمع عام میں اعتراضات کئے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ انہوں نے جو استدلال کیا ہے۔ واقعات کے رو سے سراسر غلط ہے۔ عالم اعتراض نہیں کیا کرتے کیونکہ انہیں ہر بات کی حکمت خود بخود سمجھ میں آ جاتی ہے۔ اعتراض کرنا جاہل اور نادان اور بے ادب لوگوں کا طریق ہے۔

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۲۹ / اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج درد نقرس کی زیادہ تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے بخار اور گھبراہٹ بھی ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج دن بھر بہت زیادہ خراب رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ حرم ثانی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے آج تمام معتکفین مسجد اقصےٰ و مسجد مبارک کا مٹھائی سے روزہ افطار کرایا۔ نیز شام کا کھانا بھی بھجوایا۔

۵ بجے شام مسجد دارالرحمت میں زیر صدارت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سیکرٹری انجمن انصار اللہ مرکزیہ محلے کے انصار اللہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں شیخ اللہ بخش صاحب پنشنر کثرت رائے سے زعیم انجمن انصار اللہ منتخب کئے گئے۔

آج مسجد دارالرحمت میں جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے امام مسجد نے نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کیا۔ اور مردوں عورتوں کے ایک بہت بڑے مجمع سمیت لمبی دعا کی۔ بعد دعا زیر انتظام خدام الاحمدیہ شیرینی تقسیم کی گئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بندش پیشاب اور بخار کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

لنڈن میں احمدی بخیریت ہیں

لنڈن ۲۸ / اکتوبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ ہوائی حملے جاری ہیں۔ احمدی احباب خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور درخواست دعا کرتے ہیں۔

کیا آپ تحریک جدید سال ششم کا عہد پورا کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو یہ الفاظ پڑھتے ہی رقم بھیجدیں۔ تحریک جدید کے بعض سیکرٹری مال اپنی جماعت کے بعض دوستوں کا چندہ اپنی جیب سے اس لئے بھیج رہے ہیں۔ کہ ان کی جماعت کے سب دوستوں کے نام ۲۹ / رمضان المبارک کو دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو سکیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سیّد محمدؐ اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بہت بڑی دلیل

فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو فرمایا ہے۔ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ الْمَسِیْحُ کہ مدینہ منورہ میں مسیح داخل نہیں ہوگا۔ اس مسیح سے مراد المسیح الدجال ہے۔ جیسا کہ دوسری احادیث میں صریحاً آیا ہے۔ کہ مدینہ میں مسیح دجال داخل نہیں ہوگا۔ اور داخل ہونے سے مراد تسلّط اور غلبہ پانا ہے یعنے مدینہ میں دجال کا غلبہ نہ ہونے پائے گا۔ نہ فتح کرنے کے لحاظ سے کہ دجال چڑھائی کرکے مدینہ پر قبضہ کرلے۔ اور نہ اس میں رہنے کے لحاظ سے کہ دجالی اقوام اس کثرت سے آباد ہوجائیں۔ کہ مسلمانوں کی آبادی برائے نام رہ جائے۔ یا رہے ہی نہ۔ یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ جو ساڑھے تیرہ سو سال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرتی چلی آرہی ہے۔

فرمایا۔ مسیح یا تو سَاحَ۔ یَسِیْحُ (وہ گھوما) سے نکلا ہے۔ اس صورت میں اس کا اصل س۔ ی۔ ح (سَیَحَ) ہے۔ اور میم زائد ہے۔ اور وزن مَفْعَلٌ ہے۔ جو مبالغہ کے لئے آتا ہے۔ پس مسیح کے معنٰی ہوئے "بہت گھومنے والا" اور دجال کو اس لئے مسیح کہا ہے۔ کہ وہ ساری دُنیا میں گھوم جائے گا۔ جیسا کہ آیت وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ ہر بلندی و پستی سے گزر جائے گا۔

دوم لفظ هُمْ جو جمع کے لئے آتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ دجّال ایک جماعت کا نام ہے۔ نہ کسی فردِ واحد کا۔ جیسا کہ ہمارے غیر احمدی دوستوں کا خیال ہے۔

اب دیکھ لیجئے عیسائی قوم خواہ اس کے وہ افراد جو دنیادی کام کرنے والے یا مذہبی امور کی اشاعت کرنے والے ہیں۔ دُنیا کے کونوں تک گھوم گئے ہیں۔ حتٰے کہ قطبین ایسے سرد اور بے آباد علاقوں اور ہمالہ ایسے بلند پہاڑوں پر پہونچنے کے لئے ان میں سے سینکڑوں نے جانیں دیدی ہیں۔ کہیں تو ان میں سے ملازم پیشہ پہونچ گئے ہیں۔ اور کہیں تبلیغ کرنے والے پادری۔ کہیں۔ ان کے سیاح چلے گئے ہیں اور کہیں فلسفی اور ہیئت دان۔ کہیں علم الارض کے ماہر اور کہیں ماہر فلکیات۔ غرض ہر جگہ اور ہر ملک میں یہ لوگ موجود ہیں۔ ان کی موجودہ اور ابتدائی حالت کا مقابلہ کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بے اختیار قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ جنہوں نے ان کی ترقی کے متعلق ایسے زمانہ میں پیشگوئی فرمائی جبکہ یہ قوم بالکل پستی کی حالت میں تھی۔ بلکہ بالفاظِ دیگر هُمْ رُقُوْدٌ وہ بالکل سوئی ہوئی تھی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر نہایت ہی یقین سے پیشگوئی فرمائی۔ کہ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ۔ جو آج اپنی پُوری شان کے ساتھ پوری ہوگئی ہے۔ اگر غیر مسلم شرافت اور دیانت کی نظر سے صرف اس ایک ہی بات پر غور کریں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت تسلیم کئے بغیر انہیں چارہ نہیں رہیگا۔ پھر مسیح عیسےٰ علیہ السلام کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ واقعہ صلیب کے بعد اپنے وطن سے ایک دُور دراز علاقہ یعنے ملک کشمیر میں چلے آئے۔ چنانچہ ان کے مسیح کہلانے کی وجہ تسمیہ میں لکھا ہے: كَانَ يَنْتَقِلُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ۔ کہ وہ ایک علاقہ سے دُوسرے علاقہ کا سفر کرتے تھے۔ مگر اس حدیث میں المسیح سے مراد المسیح الدجال ہی ہے۔

یا یہ لفظ مَسَحَ يَمْسَحُ سے نکلا ہے اس صورت میں میم اصل ہے۔ اور یاء زائد ہے یعنے تَفْعِيْل کا وزن ہے۔ اور یہ وزن کبھی اسم فاعل کے معنوں میں آتا ہے۔ اور کبھی اسم مفعول کے معنوں میں۔ یہاں اسم مفعول ہے۔ اور عیسٰے کا لقب ہے۔ لہٰذا اس کے معنے ہوا "چھوا ہوا" یعنے خدا نے عیسٰے علیہ السلام کے سر پر رحمت اور شفقت کا ہاتھ پھیرا تھا۔ کہ تو کامیاب ہوگا۔ اور تجھ پر تہمتیں لگانے والے دُشمن ناکام و نامراد رہیں گے۔ چنانچہ واقعات نے اس امر کی تصدیق کرکے بتا دیا کہ خدا کا رکھا ہوا نام اسم بامسمّٰی ہے اور آپ پاک و مطہر ثابت ہوئے۔ اور تہمتیں لگانے والے دُشمن ناکام ہوکر مرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا جب کسی انسان کا کوئی نام رکھتا ہے۔ تو اس کو ان اوصاف سے متصف بھی کر دیتا ہے۔ جو صفات اس نام کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور اسم بامسمّٰی بناتا ہے۔ انسانوں کی طرح محض نام ہی نہیں رکھ دیتا۔ کہ جس کے اندر کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اس سے غیر مبایعین کا رد بھی نکل آیا۔ جو کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کو خدا نے نبی کا محض نام دیا ہے۔ فی الواقعہ نبی نہیں بنایا۔ آپ نام کے نبی ہیں۔ اور انبیاء کے اوصاف نعوذ باللہ خالی ہیں۔ آنے والے دجال کو مسیح اس لحاظ سے کہا گیا کہ خدا نے اس کے سر پر لعنت کا ہاتھ پھیرا۔ اور اس کے سب رُوحانی قویٰ مسخ کر دیئے۔ اس دجال کا مکہ مدینہ پر کبھی تسلط اور غلبہ نہ ہوگا خدا تعالےٰ ہمیشہ مکہ اور مدینہ کی حرمت قائم رکھیگا دُنیا میں ہاں وہ دُنیا جو انقلابات کا مجسمہ ہے۔ کسی خاص مقام کا ہرگز ذمہ نہیں لیا جا سکتا۔ کہ اس پر فلاں قوم یا سلطنت کا تسلط اور غلبہ نہیں ہوسکے گا۔ کیونکہ زمانہ میں اس قسم کی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں کہ بعض دفعہ ایک بالکل چھوٹی سی قوم نے سر اٹھا کر ایک بڑی شان دار سلطنت کو تہ و بالا کر دیا۔ خود قرآن کریم کہتا ہے کہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً۔ بارہا ایسا ہو چکا ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں بڑی بڑی طاقتور جماعتوں پر غالب آگئیں۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ادھر تو دجال کے تمام دنیا کے بیشتر حصہ پر غالب آجانے اور اس کی طاقت کے بڑھ جانے کی پیشگوئی فرماتے ہیں۔ اور فرمایا۔ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ کہ ان کا مقابلہ کرنے کی کوئی تاب نہ لاسکے گا۔ اور ادھر یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ دجال جو کسی زمانہ میں دُنیا کے بیشتر حصہ پر غالب آجائے گا۔ اس کے پیرو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جائیں گے۔ اس کے سامنے خشکی اور تری یکساں ہوگی۔ اپنے عجائبات اور ایجادات سے دُنیا کو حیران کر دے گا۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے وہ مکہ اور مدینہ کے شہروں پر قابض اور متسلط نہیں ہو سکے گا۔ جن کی حفاظت کے لئے دُنیوی سامانوں میں سے ایک سامان بھی نہیں ہے۔ اور نہ وہ ان شہروں میں اس کثرت سے آباد ہوسکے گا۔ جس سے مسلمانوں کی آبادی برائے نام رہ جائے۔

بادی النظر میں عیسائی قوم بوجہ آج کل نہایت طاقتور ہونے کے یہ دونو کام کرسکتی ہے مگر خدا تعالےٰ نے آج تک اُسے یہ قوت نہیں دی۔ اور اگر وہ جبراً کرنا چاہے گی۔ تو طَيْرًا أَبَابِيْلَ بر وقت ان مقدس شہروں کی حفاظت کے لئے آموجود ہوں گے۔ دُنیا میں سینکڑوں حوادث آئے۔ اور ہزاروں انقلابات رونماء ہوئے۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فداہ ابی و امی کی بات جوں کی توں قائم ہے۔ دُنیا میں کسی بڑی سے بڑی طاقت و سلطنت کے ہمیشہ محفوظ رہنے کی ذمہ واری نہ کسی نے لی۔ اور نہ لی جا سکتی ہے۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے دو شہروں کے دجال سے محفوظ رہنے کا اعلان کیا جن کی حفاظت کے لئے دُنیا کا کوئی ظاہری سامان نہیں ہے۔ پھر ساڑھے تیرہ سو سال کے عرصہ میں باوجودیکہ ہزاروں حوادث و انقلابات آئے۔ قیصر و کسریٰ ایسے بادشاہوں کی سلطنتیں دنیا سے معدوم ہوگئیں۔ خدا تعالےٰ نے ان دو شہروں کو اپنے نبی کے قول کا پاس کرتے ہوئے دجالی ایسی طاقتور قوم سے محفوظ رکھا کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی بہت بڑی دلیل نہیں۔ یقیناً ہے۔

خاکسار محمود احمد خلیل۔ شاہ پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدر نہ کرنیوالا کون ہے؟

مولوی محمد علی صاحب نے ۴؍ اکتوبر کو ایک خطبہ جمعہ دیا۔ جو اخبار "پیغام صلح" ۱۲؍ اکتوبر میں "موجودہ جنگ قرآن کریم کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"جس وقت حضرت مسیح موعود نے یاجوج ماجوج وغیرہ کی پیشگوئیوں کی تشریح وصراحت کی۔ اس وقت یہ واقعات موجود نہ تھے۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور الخ کا نظارہ تو بالکل موجود نہ تھا۔ میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جس شخص کی فراست ایمانی اور خداداد نور نے اس چیز کو دیکھ لیا۔ اور قرآن وحدیث کا انکار کرنے والوں کو یہ پیشگوئیاں دکھادیں۔ وہ یقیناً مامور تھا۔ افسوس مسلمانوں نے اس مامور کی قدر نہ کی۔ خود احمدی جماعتوں نے بھی اس کی کماحقہ قدر نہ کی"۔

بلاشبہ یہ درست ہے۔ کہ موجودہ جنگ قرآن کریم کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ یہ جنگ اپنی تفصیلات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بھی کھلا برہان ہے۔ جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"افسوس مسلمانوں نے اس مامور کی قدر نہ کی۔ خود احمدی جماعتوں نے بھی اس کی کماحقہ قدر نہ کی"۔

جہاں تک غیر احمدیوں کا تعلق ہے مولوی صاحب کا یہ ارشاد بالکل واضح ہے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کے فرستادہ کی تکذیب کی۔ اور اسے جھوٹا ٹھہرایا۔ پھر جہاں تک خود مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں (غیر مبایعین) کا تعلق ہے ان کا مندرجہ بالا ارشاد ان کے بارے میں بھی درست ہے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "قدر" صرف اس قدر کرتے ہیں۔ کہ آپ کو ایک "مجدد" بلکہ ایک "مخصوص عالم" قرار دیتے ہیں حالانکہ اسی آیت کی تفسیر میں جس کا ذکر مولوی صاحب نے اپنے خطبہ میں کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس پیشگوئی کے ساتھ قرآن شریف میں ایک اور بھی پیشگوئی ہے۔ جو جسمانی اجتماع کے بعد روحانی اجتماع پر دلالت کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعاً یعنی ان آخری دنوں میں جو یاجوج ماجوج کا زمانہ ہوگا۔ دنیا کے لوگ مذہبی جھگڑوں اور لڑائیوں میں مشغول ہو جائیں گے اور ایک قوم دوسری قوم پر مذہبی رنگ میں ایسے حملے کرے گی۔ جیسے ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے۔ اور دوسری لڑائیاں بھی ہوں گی۔ اور اس طرح پر دنیا میں بڑا تفرقہ پھیل جائے گا۔ اور بڑی پھوٹ اور بغض اور کینہ لوگوں میں پیدا ہو جائیگا اور جب یہ باتیں کمال کو پہونچ جائینگی تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دے گا۔ یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اس کی قرنا ہے۔ ایک ایسی آواز دنیا کو پہونچائے گا۔ جو اس آواز کے سننے سے سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور تفرقہ دور ہو جائے گا۔ اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائیں گی۔ اور پھر دوسری آیت میں فرمایا۔ وعرضنا جھنم یومئذ للکافرین عرضاً۔ اور اس دن جو لوگ مسیح موعود کی دعوت کو قبول نہیں کریں گے۔ ان کے سامنے ہم جہنم کو پیش کریں گے۔ یعنی طرح طرح کے عذاب نازل کریں گے۔ جو جہنم کا نمونہ ہوں گے۔ اور پھر فرمایا الذین کانت اعینھم فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً۔ یعنی وہ ایسے لوگ ہوں گے۔ کہ مسیح موعود کی دعوت اور تبلیغ سے ان کی آنکھیں پردہ میں رہیں گی۔ اور وہ اس کی باتوں کو سن بھی نہیں سکیں گے۔ اور سخت بیزار ہوں گے۔ اس لئے عذاب نازل ہوگا۔ اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں یعنی قرنا۔ جن کے دلوں میں وہ اپنی آواز پھونکتا ہے۔ یہی محاورہ پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے۔ کہ خدا کے نبیوں کو خدا کی قرنا قرار دیا گیا ہے"۔

(چشمۂ معرفت ص۷۵ تا ۷۸)

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ جن کا ذکر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ میں کیا ہے۔ اور حضور کی تحریر سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

اول۔ آیت قرآنی نفخ فی الصور میں بگل سے مراد مسیح موعود ہے۔

دوم۔ خدا کے سب نبی اس کی قرنا ہوتے ہیں۔ اس بناء پر انہیں آسمانی کتابوں میں صور یعنی قرنا کہا جاتا ہے۔ اور اسی بناء پر مسیح موعود کو قرآن مجید میں صور یعنی قرنا قرار دیا گیا ہے۔

سوم۔ مسیح موعود نبی ہے۔ اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

چہارم۔ مسیح موعود کی دعوت کے منکر آیت قرآنی وعرضنا جھنم یومئذ للکافرین عرضاً کے مصداق ہوں گے یعنی منکرین مسیح موعود پر قرآن مجید میں کافر کا لفظ بولا گیا ہے۔

پنجم۔ مسیح موعود کے منکرین مستحق عذاب الٰہی ہوں گے۔ دنیا میں بھی ان پر مختلف عذاب نازل ہوں گے۔

مجھے یقین ہے کہ دنیا کا کوئی عقلمند انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات مبارکہ کو پڑھنے کے بعد ان نتائج خمسہ سے انکار نہیں کرسکتا۔ غیر مبایع دوست بلکہ خود جناب مولوی صاحب بھی اگر عبارت پر غور فرمائیں گے۔ تو انہیں یہ پانچوں نتائج تسلیم کرنے پڑیں گے۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کو خطبہ دیتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا عبارت یاد نہ ہوگی۔ ورنہ وہ ان آیات کو پیش کرکے ہرگز یہ نہ فرماتے۔ کہ

"افسوس مسلمانوں نے اس مامور کی قدر نہ کی۔ خود احمدی جماعتوں نے بھی اس کی کماحقہ قدر نہ کی"۔

کیونکہ قدر نہ کرنے والی احمدی جماعتیں غیر مبایعین کی ہیں۔ اور مولوی صاحب ان کے امیر ہیں۔ وہی مسیح موعود کی نبوت کے منکر ہیں۔ وہی مسیح موعود کا ماننا غیر احمدیوں کے لئے فرض قرار دینے سے انکاری ہیں۔ کیا جناب مولوی صاحب کے تازہ الفاظ سے یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ انہیں اب اس امر کا احساس ہو رہا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کماحقہ قدر نہیں کی؟ یقیناً وہ دن مبارک ہوگا۔ جب ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی اس احساس کے ساتھ پھر اپنے سابقہ عقائد کی طرف عود کر آئیں گے۔

اے غیر مبایع بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح الفاظ پر غور کرو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں۔ یعنی قرنا"۔

کیا آپ اب بھی مولوی محمد علی صاحب کی اتباع میں نبوت مسیح موعود کا انکار کرتے رہیں گے۔ اور مسیح موعود کی کھلی دعوت سے اعراض کریں گے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

نماز باجماعت

نماز باجماعت اسلام کا ایک بہت بڑا رکن ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بارہا اسکے متعلق نہایت تاکیدی ارشاد فرما چکے ہیں۔ ملک عمر علی صاحب بی۔ اے نے حضور کے اس قسم کے ارشادات خطبات جمعہ سے اخذ کرکے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کئے ہیں۔ تاکہ جو لوگ نماز باجماعت میں سست ہوں۔ وہ اپنی اس سستی کو دور کردیں۔ اور نماز میں خدا تعالےٰ نے جو برکات رکھی ہیں۔ ان سے مستفیض ہوسکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اسلام کیلئے وسیع میدان

ممالک متحدہ کی اچھوت قومیں

۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ممالک متحدہ کے ہندوؤں کی تعداد ۳۹۵۶۶۷۹۰ ہے۔ جن میں سے ۹۰ لاکھ آدمی اچھوت کہلاتے ہیں۔ گویا یو۔پی میں فیصدی ۲۲٫۷ نام کے ہندو ایسے ہیں جن کے چھو جانے سے پاپ لگنا سمجھا جاتا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو ناپاک سمجھ لیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ خیال اب مائل بزوال ہے۔ لیکن آجکل بھی سب سے زیادہ تکلیف اچھوتوں کو یہ ہے۔ کہ ان کے بچے عام سکولوں میں پڑھ نہیں سکتے۔ اگر ان کو پیاس لگے۔ تو ان کو یہ اجازت نہیں کہ وہ معمولی طور پر کنوئیں سے پانی نکال کر پی سکیں۔ مغربی یو۔پی کی منڈیوں میں کام کرنے والے چمار پلے داروں کو پانی پلانے کے لئے مسلمان سقے رکھے جاتے ہیں جو چمڑے کے ڈول سے پانی بھر کر انہیں دیتے ہیں۔ چمڑے کے ڈول سے مسلمان سقے تو کنوئیں سے پانی بھر سکتے ہیں۔ مگر اچھوت پیتل۔ کسکٹ کے لوٹے کو کنوئیں میں نہیں ڈال سکتے۔ گویا اس علاقہ میں جہاں مسلمان تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑے ہیں۔ اور عموماً غربت اور فلاکت کی حالت میں ہیں۔ اتنی فوقیت حاصل ہے۔ کہ ہندو انہیں پانی لینے سے نہیں روک سکتے

۱۔ چمار

ممالک متحدہ میں جو قومیں اچھوت سمجھی جاتی ہیں۔ ان میں سے چماروں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ان کی کل تعداد ۵۸۳۶۴۳۰ ہے۔ یوں تو چمار صوبہ بھر میں پائے جاتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ گورکھپور کے ڈویژن میں ہیں۔ جہاں ان کی تعداد ۱۰۰۸۹۱۳ ہے۔ اس کا مقابلہ جب ہندوؤں کی تعداد سے کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ گورکھپور کی کمشنری میں ہر چھ ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک چمار ہے۔ دوسرا نمبر لکھنؤ ڈویژن کا ہے جہاں ۷۲۳۰۵۱ چمار ہیں۔ گویا اس ڈویژن کے ہر ۷٫۰ ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک چمار ہے۔ تیسرا نمبر میرٹھ ڈویژن کا ہے۔ جہاں چماروں کی تعداد ۷۰۰۱۸۵ ہے۔ چوتھا نمبر فیض آباد ڈویژن کا ہے۔ جہاں ۸۷۳۶۶۱ چمار ہیں۔ گویا ۹ ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک۔

۲۔ پاسی

ممالک متحدہ کے اچھوتوں میں دوسرا نمبر پاسیوں کا ہے۔ جن کا پشتینی پیشہ تاڑی نکالنا ہے۔ مگر آجکل یہ لوگ چماروں کی طرح زیادہ تر کھیتی کا کام کرتے ہیں۔ اس صوبہ میں ان کی کل تعداد ۱۳۳۸۴۴۶ ہے لکھنؤ کمشنری میں سب سے زیادہ پاسی ہیں جہاں ان کی تعداد ۴۶۴۳۸۹ ہے۔ فیض آباد کی کمشنری میں پاسیوں کی تعداد ۳۲۷۲۳۲ اور الہ آباد کمشنری میں ۱۵۶۶۱۶ ہے۔

۳۔ کوری

ان کا قدیمی پیشہ کپڑا بننا ہے۔ یہ لوگ کھیتی اور محنت مزدوری بھی کرتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۷۹۸۸۱۷ ہے۔ سب سے زیادہ کوری الہ آباد۔ اور فیض آباد کی کمشنریوں میں ہیں۔ جہاں ان کی تعداد ۱۲۹۹۱۵ اور ۲۷۹۶۶۵ ہے شہروں میں کوری موزہ و دستانہ اور کنٹوپ بھی اون سے بناتے ہیں۔

۴۔ بھر

کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے بھروں کی ایک طاقتور سلطنت تھی۔ جون پور کے آس پاس اب بھی ان کے راج کا نشان ملتا ہے۔ ان کا قدیمی پیشہ کھیتی کرنا اور سؤر پالنا ہے کہیں کہیں بھر لوگ تاڑی بھی نکالتے ہیں اسی لئے ان کو تاڑمالی بھی کہتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۴۱۰۷۹۶ ہے۔ سب سے زیادہ یہ لوگ گورکھپور اور بنارس کی کمشنری میں پائے جاتے ہیں۔

۵۔ بھنگی

بھنگیوں کا قدیمی پیشہ جھاڑو دینا۔ اور کوڑا کرکٹ اور پیشاب پاخانہ پھینکنا ہے۔ ہندو بھنگی مشرقی ضلعوں میں کم پائے جاتے ہیں۔ مغربی ضلعوں کی سبھی میونسپل کمیٹیوں میں صفائی کا کام بھنگی کرتے ہیں۔ بھنگیوں کی کل تعداد ۴۳۹۳۶۱ ہے۔ میرٹھ۔ روہیلکھنڈ اور جھانسی کی کمشنری میں سب سے زیادہ بھنگی ہیں۔ جہاں ان کی تعداد علی الترتیب ۱۶۴۱۳۰۔ ۸۳۳۴۴۔ ۴۵۳۵۳ ہے۔

۶۔ کھٹیک

کھٹیک سنسکرت میں شکار کرنے والے کو کہتے ہیں۔ کھٹیک سبزی ترکاری بھی بیچتے ہیں۔ اون صاف کرنے اور چمڑے رنگنے کا کام بھی کرتے ہیں۔ قصائی کا کام بھی کرتے ہیں یعنی بکرے وغیرہ کاٹتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۱۷۷۲۶۴ ہے۔ یعنی آگرہ میں ۵۶۱۶۳۔ میرٹھ میں ۳۲۱۹۵ اور الہ آباد میں ۲۳۹۳۹۔

۷۔ دوسادھ

دوسادھ لوگوں کا قدیمی پیشہ چوکیداری کرنا۔ اور گاؤں کے دیوتا کی پوجا کرنا ہے دوسادھ زیادہ تر یو۔پی کے مشرقی اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۷۳۴۱۹ ہے۔ یعنی بنارس کمشنری میں ۳۵۴۱۴ اور گورکھپور کمشنری میں ۳۴۱۳۴۔ اور انہی مقامات پر یہ لوگ زیادہ تعداد میں آباد ہیں۔

۸۔ دھانک

ان کا قدیمی پیشہ تُرہی بجانا اور چوکیداری کرنا ہے۔ یہ لوگ مزدوری بھی کرتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۱۲۲۷۳۳ ہے۔ الہ آباد کمشنری میں ۵۴۲۰، لکھنؤ کمشنری میں ۲۶۲۱۲ اور آگرہ کمشنری میں ان کی تعداد ۲۳۵۴۶ ہے۔

۹۔ کول

کول لوگوں کا پشتینی پیشہ ہل چلانا ہے ان کی کل تعداد ۴۱۶۸۹ ہے۔ جن میں سے ۴۲۶۴ بنارس۔ ۴۸۰۹ الہ آباد اور ۸۹۹۲ جھانسی کی کمشنریوں میں پائے جاتے ہیں۔

۱۰۔ نٹ

نٹوں کا پیشہ قلابازی لگانا۔ کشتی لڑنا اور بھینسے پالنا ہے۔ ان کی کل تعداد ۴۱۳۴۱ ہے۔ روہیلکھنڈ ڈویژن میں ۱۰۸۲۵۔ لکھنؤ میں ۵۹۲۸۔ اور الہ آباد کمشنری میں ۴۹۲۰ ہے۔

۱۱۔ مسہر

مسہر لوگ سب سے قدیم غیر آرین باشندے سمجھے جاتے ہیں۔ یہ لوگ اکثر جنگلی ہیں۔ مگر اب گاؤں بھی بسنے لگے ہیں۔ ان کا پشتینی کام پتل سینا ہے۔ کہیں کہیں یہ لوگ کھدائی بھی کرتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کی رو سے ۵۴۸۴۳ تھی۔ سب سے زیادہ بنارس ڈویژن میں ان کی تعداد ۱۹۶۰۸۔ گورکھپور میں ۱۷۸۰۱۔ فیض آباد میں ۱۴۷۶۔ اور الہ آباد ڈویژن میں ۴۴۲۲ ہے۔

ان گیارہ قوموں کے علاوہ بیس۲۰ اور بھی اچھوت قومیں ہیں۔ مگر ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔

ان اقوام کو نہ صرف ہندوؤں کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہے کیونکہ ان میں سے کئی ایک گائے تک کا گوشت کھا لینے سے دریغ نہیں کرتیں۔ بلکہ اسے من بھاتا کھاجا سمجھتی ہیں ان کے دیوی دیوتا بھی الگ ہیں۔ مذہبی رسوم میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے بلکہ ہندوؤں کے ہاتھوں سخت ستائی ہوئی اور نہایت ہی ابتر حالت میں پہنچائی ہوئی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ ہندوؤں میں شمار ہوتی رہیں۔ اور ہندو ان کی وجہ سے ملکی اور سیاسی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ ان حالات میں اگر مسلمان باقاعدگی اور نظام کے ماتحت ان اقوام کی اصلاح اور ترقی کی طرف توجہ کریں۔ اور انہیں ان کے کھوئے ہوئے حقوق دلانے کے لئے مساعی ہوں۔ تو امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ ان میں سے کافی لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو جانا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں۔

اعلان واپسی روپیہ تحریک قرضہ

ایک لاکھ

قرضہ ایک لاکھ کی واپسی کی جا رہی ہے۔ اگر کسی دوست کا روپیہ ۳۱ ہش/ ۱۳ تک واجب الادا ہو اور وہ واپس لینا چاہیں۔ تو وہ رسید بھیج کر اپنا روپیہ دفتر ہذا سے واپس لے سکتے ہیں۔ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا ۱۳۱۹ھش

مقامی مجالس

شعبہ خدمت خلق

دارالرحمت میں ایک بیوہ کو پانی بھر کر دیا گیا۔ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا گیا۔ گمشدہ چیزوں کے اعلان کئے گئے ایک نو وارد مہاجر کو چارپائی مہیا کی گئی ایک بیوہ کی نقدی سے مدد کی گئی۔ ایک معذور کو لنگرخانہ سے کھانا لا کر دیا گیا اراکین نے قریباً دو سو افراد کا کھانا تقسیم کیا۔ ایک راستہ کو کانٹے ہٹا کر صاف کیا گیا۔

دارالبرکات میں سات مریضوں کو بازار سے دوائی لا کر دی گئی۔ تین مریضوں کو خود دوا تیار کر کے دی گئی۔ تین مریضوں کی تیمارداری اور ایک مریض کی نوری تیمارداری کی گئی۔ ایک خادم ایک گھر کا سودا سلف اور بیمار بچوں کے لئے دوا لا کر دیتا رہا۔ ایک خادم نے ایک شخص کو گاؤں میں مفت تقسیم کے لئے دوائیں مہیا کر کے دیں۔ ایک بچہ کو رات کے وقت حکیم کے پاس لے جا کر دکھلایا ایک بوڑھے مسافر کو اس کے گھر پہنچایا۔ تین عورتوں کا سامان سٹیشن پر پہنچایا۔ ایک خادم پانچ غریب لڑکوں کو پڑھاتا رہا۔ خدام نے محلہ سے ۳۴ روپیہ صدقہ کا چندہ جمع کیا۔ اور صدقہ کا انتظام کیا خادم مسجد کے چلے جانے پر خدام مسجد سے متعلقہ اہتمام کرتے رہے۔ ایک ضعیف آدمی کا بوجھ ایک خادم نے محلہ دارالبرکات سے محلہ دارالعلوم میں پہنچایا۔ ایک بیوہ عورت کو آٹا لا کر دیا۔

دارالفضل میں بعض بیماروں کی عیادت کی گئی۔ صدقہ کا گوشت اور آٹا غرباء میں تقسیم کیا۔ ایک عورت کے مکان کی چھت پر مٹی ڈالی گئی۔ ایک خادم نے غرباء کو مفت دوائی دی۔ اور بعض کے لئے غذا کا بھی انتظام کیا۔ ایک عورت کو اس کے گاؤں پہنچایا گیا۔ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ ایک لڑکی کو جو کہ ٹانگہ کے نیچے آ گئی تھی۔ ہسپتال پہنچایا گیا اور مرہم پٹی کرائی گئی۔ جمعہ کے دن خدام نے مسجد میں پنکھا کیا۔ اور پانی پلایا۔

دارالعلوم کے خدام ریلوے سٹیشن پر جا کر معذور عورتوں کو ٹکٹ لے کر دیتے رہے۔ پانی پلاتے رہے۔ اور بعض غریبوں کی نقدی سے مدد کرتے رہے

حلقہ مسجد مبارک میں مریضوں کی عیادت کی گئی۔ اور دو ممبر بیماروں کے لئے باقاعدہ ہسپتال سے دوا لا کر دیتے رہے۔ ایک مریض باہر سے آیا تھا اسے دکھایا اور دوائی ہسپتال سے لا کر دی۔ ناداروں اور بیوگان کی خبرگیری کی گئی۔

بورڈنگ تحریک جدید کے خدام ایک گھر کا سودا لا کر دیتے رہے مسجد اقصیٰ میں پنکھا کرنے اور نمازیوں کو پانی پلاتے رہے۔ دارالشیوخ کے لئے کپڑوں کی کافی تعداد خدام نے دی۔ جو دفتر کی معرفت پہنچا دیئے گئے۔ کچھ نقدی بھی بھیجی گئی۔ ایک غریب مسافر کو کرایہ ریل دیا گیا۔ ایک بوڑھی عورت کا سامان اٹھا کر گھر تک پہنچایا گیا۔ ایک مریض کی عیادت کی گئی۔ اور اس کی ضروری امداد کی گئی۔

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام نے شہر اور محلہ جات میں مکھی۔ مچھر مارنے کے لئے تیل چھڑکا۔ ایک چھت پر مٹی ڈالی۔ ایک بچے کو سٹیشن سے اٹھا کر شہر پہنچایا۔ پانچ خدام فرسٹ ایڈ سیکھتے رہے۔ مریضوں کی عیادت کی جاتی رہی۔ ایک مریض کو ہسپتال پہنچایا۔ مسجد اقصیٰ میں سائبان لگایا۔ ایک نادار طالب علم کو ٹوپی اور جوتا خرید کر دیا۔

دارالشیوخ کے خدام ایک بیوہ کو روزانہ کھانا پہنچاتے رہے۔

ناصرآباد میں ایک نادار کو لنگرخانہ سے کھانا لا کر دیا جاتا رہا

قادرآباد میں ایک مریض کی عیادت کی گئی۔ ایک غریب آدمی کو چارپائی بن کر دی گئی۔

ننگل باغباناں میں بیماروں کی خبرگیری کی گئی

وقار عمل

دارالبرکات میں ایک سڑک کو جہاں بارش کا پانی کھڑا ہو جاتا تھا مٹی ڈال کر گذرنے کے قابل بنایا۔ بارش کے پانی کو نکالنے کے لئے ایک لمبی نالی تیار کی ایک رستہ صاف کیا گیا۔ محلہ میں بارش کی وجہ سے بہت سا پانی اکٹھا ہو گیا تھا جسے نکالنے کے لئے خدام نے رات کے نو دس بجے ایک لمبی نالی بنائی۔ ایک بند کو جس کی وجہ سے پانی رکا ہوا تھا۔ توڑ کر پانی کے باہر نکلنے کے لئے راستہ بنایا۔ ایک راستہ میں خدام نے روڑی ڈالی اور گذرنے کے لئے راستہ تیار کیا مسجد کی بکھری ہوئی اینٹوں کو ایک جگہ جمع کیا۔

دارالفضل میں مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ ایک گڑھا پر کیا گیا۔ چار جگہ مٹی ڈال کر راستے بنائے گئے۔ بارش میں اینٹیں رکھ کر مسجد میں آنے کے لئے راستے بنائے۔

دارالعلوم میں آک کے پودے کاٹے گئے۔ ڈھاب کے قریب نالی درست کی۔ سڑک پر مٹی ڈالی۔ سڑک کے گڑھوں میں مٹی ڈال کر ہموار کیا گیا۔

دارالرحمت میں محلہ دارالعلوم اور محلہ دارالرحمت کے درمیان کی سڑک بارش کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔ اس کو مٹی ڈال کر درست کیا گیا۔

حلقہ مسجد مبارک میں نصف گھنٹہ ہاتھ کا کام ہوتا رہا۔ ایک چھت بارش کی وجہ سے ٹپکتی تھی۔ خدام نے دو دفعہ اس پہ مٹی ڈالی۔

دارالشیوخ میں ایک راستہ پر مٹی ڈالی گئی۔ دارالشیوخ کی صفائی کی گئی۔ یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صفائی کی گئی۔ مسجد اقصیٰ میں سائبان لگائے گئے۔

دارالفتوح میں گرلز سکول کی سڑک پر سے بارش کی وجہ سے پانی بہنے لگ گیا تھا۔ اس کو موقع پر پہنچ کر درست کیا۔ ایک نالی ٹوٹ گئی تھی۔ اس کی مرمت کی۔

دارالسعة میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ سڑک سے روڑے اور اینٹیں ہٹائی گئیں گلی کی نالی میں سے مٹی نکال کر صاف کیا گیا۔ قریباً ۵۰ فٹ نالی صاف کی گئی مسجد کے قریب ایک گڑھے کو پر کیا گیا۔ اور صحن میں سے گھاس کاٹی گئی۔ سڑک کے ساتھ نالی کھودی گئی۔ اور ایک نشیبی جگہ میں مٹی ڈالی گئی۔

قادرآباد میں ایک نالی صاف کی گئی۔ ایک تالاب کے نزدیک ایک راستہ پر مٹی ڈال کر بند باندھا۔ ایک گلی میں مٹی ڈالی گئی۔ چند گندے اور خراب راستوں پر مٹی ڈالی گئی۔

تربیت و اصلاح

قادیان کے تمام حلقوں میں نماز کی پابندی پر زور دیا جاتا رہا۔ حلقہ مسجد مبارک۔ دارالرحمت۔ دارالعلوم اور دارالبرکات میں خاص طور پر اس طرف توجہ کی گئی۔ محلہ دارالرحمت۔ حلقہ مسجد مبارک۔ اور ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے خدام نماز فجر کے لئے جگاتے بھی رہے دارالفضل اور دارالرحمت میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بورڈ پر لکھے جاتے رہے۔ دارالرحمت۔ دارالبرکات اور حلقہ مسجد مبارک میں آوارہ گردی کی روک تھام کی گئی۔ دارالبرکات میں ترک حقہ نوشی اور داڑھی رکھنے کی تلقین کی گئی۔ بورڈنگ تحریک جدید میں مختلف طریق سے خدام کی تربیت کی گئی۔ قرآن کریم کی بعض سورتیں یاد کرائی گئیں۔ خدام کا تلاوت اور درس میں التزام رکھا۔ ننگل باغباناں میں حقہ نوشی کے انسداد کی کوشش کی گئی۔ ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ دارالسعة۔ بورڈنگ تحریک جدید اور دارالانوار میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔

تبلیغ

محلہ دارالرحمت کے سات اراکین نے ضلع گورداسپور میں تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے ایک احمدی ہوا۔ حلقہ مسجد مبارک اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام دیہات میں جا کر تبلیغ کرتے رہے۔ ننگل باغباناں اور دارالبرکات میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

ذہانت و صحت جسمانی

قادیان میں ہائی سکول گراؤنڈ میں پی۔ ٹی کا انتظام رہا۔ اس کے علاوہ

9,02

دارالرحمت۔ دارالعلوم۔ بورڈنگ تحریک جدید دارالشیوخ اور قادرآباد میں دیگر دیسی کھیلیں کھیلی جاتی رہیں۔

شعبہ ایثار و استقلال کے ماتحت دارالرحمت دارالعلوم اور دارالسعۃ کے خدام نے اپنے محلہ میں بعض موقعوں پر تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔ دارالبرکات اور ننگل کے خدام جنازوں میں شرکت کرتے رہے۔

شعبہ اطفال

قادیان کے حلقہ جات میں اطفال کی تنظیم کی گئی۔ نمازوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور لسٹیں تیار کی گئیں۔ بورڈنگ تحریک جدید میں اطفال کو دعائیں یاد کرائی گئیں۔ دارالفضل میں اطفال نے جلسہ کیا۔ دارالبرکات کے اطفال خوب شوق سے خدام الاحمدیہ کے کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ خدام کی امداد بھی کرتے ہیں۔ ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔

(باقی) خاکسار

خلیل احمد ناصر جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

صدقۃ الفطر کی ادائیگی جلدی کی جائے

صدقۃ الفطر عید سے بہت دن پہلے وصول ہو جانا چاہئے۔ تاکہ عید سے قبل غرباء و مساکین میں تقسیم کیا جا سکے۔ اور وہ لوگ بھی خوشی کا سامان مہیا کر سکیں۔ فطرانہ کی مقدار آج کل کے نرخ کے مطابق چار آنے فی صاع بنتی ہے۔ نصف صاع یعنی دو آنے فی کس بھی دینا جائز ہے۔ لیکن مستحب ایک صاع ہی ہے۔ اگر مقامی جماعت میں کوئی مستحق نہ ہو۔ تو اس صدقہ کی ساری رقم مرکز میں بھجوا دی جائے۔ ورنہ حصہ رسدی جس قدر ہو سکے۔ ناظر بیت المال۔

ٹائپسٹ کی ضرورت

دو ماہ کے لئے ایک ایسے ٹائپسٹ کی فوری ضرورت ہے۔ جس کی رفتار بہت تیز ہو۔ اور صفائی سے کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائیگی۔ درخواستیں بنام نظارت تالیف و تصنیف بھیجی جائیں درخواست میں رفتار کی وضاحت ہونی چاہئے کہ کتنی ہے۔ نظارت تالیف و تصنیف

عید فنڈ کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی

عید فنڈ ایک نہایت ضروری چندہ ہے۔ جس کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہوئی۔ ابتدا میں اسکی شرح ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے تھی۔ گو سلسلہ کی ضروریات پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ لیکن آمد میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بُعد زمانہ کے باعث اتنی اہمیت نہیں رہی۔ جیسی کہ پہلے تھی۔ پس احباب و عہدیداران جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ براہ مہربانی وہ اس شرح سے جو ابتداء میں تھی۔ وصول کریں۔ سوائے ایسے شخص سے جو اس شرح سے بالکل ادا نہ کر سکتا ہو۔ نیز عید فنڈ خالصۃً مرکزی فنڈ ہے۔ اس لئے اس مد میں وصول شدہ رقم پوری مرکز میں آنی چاہئے مقامی ضروریات یا کسی اور مصرف میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ ناظر بیت المال

دن بہت تھوڑے رہ گئے۔ درخواستیں جلدی ارسال کریں

اس سے پیشتر متعدد مرتبہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تحریک جدید کے مطالبہ وقف زندگی کے ماتحت اپنے آپ کو پیش کرنے والے نوجوان گریجوایٹ اور مولوی فاضل اس ماہ کے آخر تک اپنی درخواستیں دفتر تحریک جدید میں ارسال کر دیں۔ تاکہ بعد انتخاب ان کے مناسب حال ہدایات ان کو دے دی جائیں اور وہ اپنی ٹریننگ شروع کر سکیں۔ ماہ اخاء کے ختم ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں۔ لہذا دوست جلدی کریں۔

حضور فرماتے ہیں۔ جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے سو ادنیٰ نہیں بلکہ اعلےٰ ہے۔ بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے۔ جو قومیں اپنی جان بچانا چاہتی ہیں۔ وہی مرتی ہیں اور جو اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لئے پھرتی ہیں۔ وہی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔

جہاں تحریک جدید کے جملہ مطالبات اختیاری ہیں۔ وہاں ایسے اصحاب کے لئے ڈرنے کا مقام بھی ہے۔ جو اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن شامل نہیں ہو رہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا۔ کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اسی دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہاں میں پکڑا جائے گا۔ . . . میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا۔

انچارج تحریک جدید

مشہور دائی مائی بیگم کے پچاس سالہ تجربہ کا نچوڑ

مصونٍ رجسٹرڈ

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام جسمانی صحت کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکائتوں کو رفع کر دیتی ہے۔ مثلاً لیکوریا یعنی سفید یا زرد رطوبت کا خارج ہونا جس کی وجہ سے عورتیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور صرف دو ہفتہ دوا کا استعمال اس نامراد بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ اگر ہر ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد اس دوا کو دو ہفتہ تک استعمال کرے تو اس کی تمام خرابیاں جو کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہو جایا کرتی ہیں۔ رفع ہو جاتی ہیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ دوا میں عجیب تاثیر دکھائی ہے۔ ایام حمل میں جنین کی حفاظت اور خون کو بند کرتی ہے

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت پندرہ دن کی دوائی صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

نوٹ عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض کا علاج مفصل حالات آنے پر نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں صرف عورتیں ہی خط و کتابت کریں۔ جو بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

دوائی ملنے اور خط و کتابت کا پتہ :- مشہور دائی مائی بیگم جالندھر شہر (پنجاب)

ضرورت

مجھے اپنی ہائی کلاس ٹیلرنگ کی دوکان کے لئے ایسے انگریزی دان احمدی نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو مستعد۔ محنتی۔ ہوشیار اور اچھے منتظم ہوں۔ اور جو دوکانوں کی بہتری کے لئے اچھی کنوسنگ کر سکیں۔ تنخواہ تیس سے چالیس روپیہ ماہوار رہائش مفت۔ دو سے تین روپیہ سالانہ ترقی درخواستیں ہمراہ تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ مفصلہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔

اے۔ ڈی پال برادرس ٹیلرز رانچی (بہار)

A.D. PALL Bros Tailors Ranchi (Bihar)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۹ اکتوبر - یونان کی گورنمنٹ نے حکومت برطانیہ سے اپیل کی تھی کہ اسے اٹلی سے لڑنے کے لئے فوراً کمک بھیجی جائے۔ اس پر بادشاہ سلامت نے یونان کے بادشاہ اور تمام یونانی قوم کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ یونان کے لوگ جس جرأت اور بہادری کے ساتھ اطالیہ والوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں اس نے برطانیہ میں بسنے والوں کے قلوب پر بہت اچھا اثر کیا ہے۔ اور انگریزوں کے دلوں میں یونانیوں نے گھر کر لیا ہے۔ تمہارا دکھ ہمارا دکھ اور تمہارا سکھ ہمارا سکھ ہے ہم دونوں مل کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ اور ہمیں اس بات کا پختہ یقین ہے کہ بالآخر فتح ہماری ہی ہوگی۔ اب دشمنوں کی طاقت گھٹتی جائیگی اور ہماری طاقت بڑھتی جائے گی یونان اور اس کے لیڈر زندہ رہیں۔ یونان اور اس کا بادشاہ سلامت رہے مسٹر چرچل نے بھی حکومت یونان کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ اٹلی کی گیدڑ بھبکیاں تمہارے حوصلہ کی چٹان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں۔ ہم جانتے ہیں کہ دشمن نے تمہارے ملک پر چڑھائی کر دی ہے مگر اس مصیبت کے وقت یونان والے جس حوصلہ سے لڑ رہے ہیں اس سے ہم بہت ہی متاثر ہوئے ہیں۔ ہم سے جہاں تک بن پڑا تمہاری مدد کریں گے اور دشمن کے مقابلہ میں تمہارا ساتھ دیں گے اس کے ساتھ ہی لنڈن سے ہدایت پہنچنے پر یونان کے انگریزی سفیر نے بھی حکومت یونان کو یقین دلایا ہے کہ برطانیہ جہاں تک ہو سکا یونان کی مدد کرے گا۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - یونان کو برطانیہ کی طرف سے جو فوجی مدد دی جا رہی ہے اس کا پورا پورا حال ابھی نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ وہ فوجی بھید ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سب سے پہلے انگریزی سمندری بیڑہ یونان کی امداد کے لئے پہنچے گا اور اس کے بعد انگریزی ہوائی جہاز پہنچ جائینگے

لنڈن ۲۹ اکتوبر - یونانیوں نے کل دن بھر خشکی اور سمندر میں اٹلی کے حملوں کا مقابلہ کیا۔ کل دوپہر کے بعد یونان کے دار الحکومت ایتھنز میں دو بار بم بار توپوں کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ تمام ملک میں عام لام بندی کا حکم نافذ کر دیا گیا ہے

لنڈن ۲۹ اکتوبر - یونان میں اطالوی حملوں کا زیادہ تر زور خلورینا اور ییپائرس پر ہے۔ مگر دونوں مقامات پر یونانی فوجیں ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ ایک جگہ تو دشمن کے مورچہ کو توڑتے ہوئے یونانی فوجیں آٹھ میل تک البانیہ میں گھس گئیں یونان کی بمبار توپیں اور شکاری ہوائی جہاز بہادری سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک یونانی بندرگاہ پر بھی اطالویوں نے حملہ کیا جس سے چار یونانی ہلاک اور ۱۷ زخمی ہوئے مگر بندرگاہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - یونانی جہازوں کے نام حکومت یونان نے ایک پیغام براڈکاسٹ کیا ہے جس میں کہا ہے کہ وہ انگریزی امریکن یا ڈچ بندرگاہوں میں چلے جائیں۔ یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ کسی یونانی جہاز کو فرانس یا فرانسیسی آبادی میں نہیں جانا چاہیئے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - یونان کے بادشاہ جارج نے یونان کی ہوائی سمندری اور خشکی کی فوجوں کی لیڈری سنبھال لی ہے اور یونانی اٹلی کے اس حملے کا جان توڑ مقابلہ کر رہے ہیں۔ وہ اٹلی والوں کے لئے موہنہ کا نوالہ ثابت نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے تمام سرحد پر اطالوی فوجوں کو روک رکھا ہے۔ اطالویوں کو اس وقت تک دو معمولی کامیابیاں حاصل ہو چکی ہیں یعنی انہوں نے دو چھوٹے چھوٹے سرحدی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر اس دوران میں اٹلی والوں کو بھاری نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ابھی تک دشمن نے زور سے ہوائی حملے شروع نہیں کئے۔ ایتھنز میں ہوائی حملوں سے بچنے کے کئی اعلان ہو چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ایتھنز جیسے تاریخی شہر پر بمباری کی گئی تو روم پر بھی بم برسائے جائینگے

استنبول ۲۹ اکتوبر - برطانیہ اور ترکی کی گورنمنٹیں آپس کی دوستی کے سمجھوتہ کے سلسلہ میں اس امر پر غور کر رہی ہیں۔ کہ اٹلی اور یونان کی موجودہ جنگ میں ترکی کو حصہ لینا چاہیئے یا نہیں۔ اگرچہ ترکوں نے یونان سے مدد کا کوئی وعدہ نہیں کیا ہوا تاہم اگر بلغاریہ نے مدد کی تو ترک یونان کی ضرور مدد کریں گے۔

لاہور ۲۸ اکتوبر - دہلی کی مشہور تاریخی مسجد فتح پوری کے مقدمہ وقف کا فیصلہ آج شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج درجہ اول نے سنا دیا۔ یہ مقدمہ مفتی کفایت اللہ اور خان بہادر حاجی رشید احمد کے خلاف خیانت اور بد انتظامی کی بناء پر دائر کیا گیا تھا۔ فاضل جج نے مفتی کفایت اللہ وغیرہ کو خیانت کے الزام میں مسجد کی مجلس منتظمہ کی رکنیت سے برطرف کرتے ہوئے وقف کی جائداد کے انتظام کے لئے ریسیورز مقرر کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - معلوم ہوا ہے یونان پر اٹلی کو حملہ کرنے میں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ ابھی تک لڑائی البانیہ کی سرحد کے آس پاس ہی ہو رہی ہے۔ اور یونانی بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہے ہیں برطانوی فوجیں جو بعض مقامات پر آگے بڑھ گئی تھیں۔ ہٹ کر اپنے اصلی مورچوں پر آ گئی ہیں۔ یونانی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہماری فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ کل اطالوی ہوائی جہازوں نے ایک بندرگاہ پر حملہ کیا۔ جس میں ۵۰ کے قریب آدمی مر گئے۔ اور سو کے قریب زخمی ہوئے

وشی ۲۸ اکتوبر - جنرل ڈیگال کی فوجیں بلجین کانگو سے پیش قدمی کر کے تین سو میل لمبے راستہ پر بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے فرانسیسی استوائی افریقہ پر چڑھائی کر دی ہے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - ابھی تک یونانی اور اطالوی بیڑے میں ٹکر نہیں ہوئی۔ یونانی بیڑا میں ۱۴ برباد کرنے والے جہاز ۹ تارپیڈو کشتیاں ۱۴ غوطہ مار کشتیاں۔ ایک گشتی جہاز اور بہت سے چھوٹے چھوٹے جہاز شامل ہیں۔ تمام بیڑا کا وزن ۲۰ لاکھ ٹن سے کچھ ہی کم ہے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - یکم نومبر کو ترکی پارلیمنٹ کا جو اجلاس ہوگا۔ اس میں پریذیڈنٹ انونو بتائیں گے۔ کہ ترکی اور روسی ایلچیوں میں کیا بات چیت ہوئی۔

واشنگٹن ۲۹ اکتوبر - باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ حکومت امریکہ نے سرکاری طور پر فرانس کی حکومت سے پوچھا ہے۔ کہ فرانسیسی بیڑا کسی دوسری حکومت کے حوالے تو نہیں کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر روزویلٹ نے مارشل پیتان سے یہ اپیل کی ہے۔ کہ وہ جرمنی سے سمجھوتہ کرتے ہوئے کوئی ایسی بات نہ مانیں۔ جس سے امریکہ کے مفاد کو نقصان پہنچے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے فرانس کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے چونکہ اٹلی کے مفاد کا خیال نہیں رکھا تھا۔ جس سے مسولینی ناراض ہو گیا۔ اس لئے ہٹلر اسے منانے کے لئے فلورنس آیا۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - پرتگال کے دار الحکومت کی خبر ہے۔ کہ یورپ کے سب ملکوں کی یہ رائے ہے۔ کہ پریذیڈنٹ کے انتخاب کے بعد امریکہ لڑائی میں شریک ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر - کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور اس کے جیتے ہوئے ممالک کے ۱۸ ہوائی اڈوں پر حملے کئے۔ اور دوسرے اہم مقامات پر بھی بم گرائے۔ برلن کے ریڈیو کے اس اعلان سے کہ سوائے برلن کے باقی تمام مقامات کے ریڈیو سٹیشن ۸ بجے بند ہو جایا کریں گے۔ معلوم ہوتا ہے انگریزی ہوائی جہازوں نے کافی نقصان پہنچایا ہے۔

دہلی ۲۹ اکتوبر - منگل سے بمبئی اور دہلی کے درمیان ہوائی جہاز آنے جانے شروع ہو جائیں گے جن کے ذریعہ ملک کے اندر خط۔ پوسٹ کارڈ اور پیکٹ بھیجے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah